Dr. S. K. Jabeen

Dept of Urdu

Rohtas Mahila College,   Sasaram

Topic: Tareekh_Ul_Ummat by Mohammad Aslam JairajPuri

[*Urdu Hon's B. A., Part-III, Paper - V*]

Scanned with CamScanner

تاریخ الامّت (حصہ دوم)

(پروفیسر اسلم جے راجپوری)

حضرت ابو بکرؓ کی ولادت محمد ﷺ کے دو یا ڈھائی سال بعد ہوئی تھی۔ آپ کے والد ابو قحافہ اور والدہ ام الخیر بنی تمیم قبیلہ کے افراد تھے۔ ابو بکر آپ کی کنیت تھی اور صدیق و عتیق لقب۔ آپ کے اخلاق پسندیدہ اور خصائل شریفانہ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ صاحب دولت تھے۔ غریبوں اور محتاجوں کا بار اٹھاتے تھے۔ قریش میں محبوب اور ہر دلعزیز تھے۔

محمد ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی وہ پہلے شخص تھے جس نے اسلام قبول کیا۔ یہ آپؐ کے ساتھی اور مصاحب تھے۔ ایمان لانے کے بعد حضرت ابو بکرؓ اشاعت اسلام میں آپؐ کے ساتھ شریک کار رہے۔ دین کی حمایت، اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور محمد ﷺ کی امداد میں اپنا کثیر مال صرف کر دیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ محمد ﷺ کو ہجرت کا حکم آ گیا۔ آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس راہ میں رفیق سفر حضرت ابو بکرؓ ہی تھے۔

حضرت ابو بکرؓ میں دو اوصاف نمایاں تھیں۔ پختگی عزم اور رقت قلب۔ ان دونوں خوبیوں نے آپ کو عزیمت کا پہاڑ بنا دیا تھا۔

مسند خلافت پر فائز رہ کر حضرت ابو بکرؓ نے متعدد اہم ترین امور میں اہلیت اور دور اندیشی اور بہترین حکمت عملی کا ثبوت پیش کیا۔ مسلیمہ کذاب ظہور عرب، جیش اسامہ فتنہ ارتداد، طلیحہ، روم اور ایران وغیرہ کے جنگی معاملات میں آپ کی بہترین فکر اور قیادت نے

Scanned with CamScanner

اسلام کو سر بلند کیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے پختگی عزم کا بہترین ثبوت جیش اسامہؓ کے معاملہ میں پیش فرمایا۔ 8ھ میں رومیوں سے جنگ موتہ ہوئی تھی۔ آپؓ کی حکمت عملی کی وجہ کر مسلمانوں کو اس جنگ مین کامیابی ملی۔ پھر فتنہ ارتداد میں حضرت ابو بکرؓ خود صحابہ کی جمعیت لے کر مرتدین سے مقابلہ کے لئے بہ نفس نفیس نکلے۔ بنی عیش شکست خوردہ بھاگ گیا۔ پھر بنی ذبیان کو بھی آپؓ نے مغلوب کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آگئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اطراف کے باغی قبائل کی سرکوبی کے لئے گیارہ فوجی دستے بنا کر بھیجا۔

اسود عنسی، مسیلہ کذاب اور طلحہ بنی تمیم و مالک بن نویرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ ان فتنوں کو حضرت ابو بکرؓ پوری قوت سے دبانے میں کامیاب ہوئے۔ اسی طرح ایران اور روم کی بڑی سلطنتیں بھی حضرت ابو بکرؓ کے لئے سد راہ ثابت ہوئیں۔ ان حکمرانوں کے ساتھ جنگ میں اسلام کو تاریخی فتح حاصل ہوئی۔

حضرت ابو بکرؓ مسند خلافت پر صرف سوا دو سال قائم رہے۔ اس عہد میں جزیرۂ عرب اسلامی نظام کے ماتحت آگیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے انتظامی امور کے تحت اس وقت عرب کو دس حصوں میں تقسیم کیا۔

حضرت ابو بکرؓ خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے چھ ماہ تک تجارت کرتے رہے۔ لیکن جب خلافت کی ذمہ داری بڑھ گئی تو تجارت ممکن نہ رہا۔ بیت المال سے چھ ہزار درہم سالانہ گذارہ پر فرائض منصبی انجام دیتے رہے۔

حضرت ابو بکرؓ مکہ کے معزز و محترم دولتمند تھے۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت، رفاقت اور خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ 21/جمادی الثانی 13ھ بمطابق 22/اگست 633ء کو انتقال فرمایا۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ کی عمر 63/سال تھی۔

Scanned with CamScanner